مدیر کے نام

فیاض الدین احمد٬ برطانیہ

''رسائل و مسائل'' (اکتوبر ۲۰۰۲ء) میں نمایش فقر کے حوالے سے جس سوال کا مولانا مودودیؒ کا جواب شائع کیا گیا ہے وہ سوال اس حقیر کا تحریر کردہ ہے جو غالباً آج سے ۵۰ سال قبل جماعت اسلامی سے اپنے ابتدائی تعلق کے دوران ڈھاکہ سے میں نے بھیجا تھا۔ اس کی شان نزول یہ ہے کہ وہ زمانہ بڑی عسرت اور تنگ دستی کا ہوا کرتا تھا اور ڈھاکہ جماعت کا کل ماہانہ خرچ دو تین سو روپے ہی ہوتا تھا۔ ہمہ وقتی کارکن کی تنخواہ ۶۰ روپے تھی۔ اس زمانے میں ہمارے ہاں دو رکن یونی ورسٹی کے پروفیسر تھے۔ ایک ڈاکٹر عزیر تھے اور دوسرے کا نام یاد نہیں آ رہا (وہ حیدرآباد دکن کے تھے)۔ عزیر صاحب ڈھاکہ یونی ورسٹی میں تھے اور دوسرے صاحب انجینیرنگ یونی ورسٹی میں۔ ان دونوں کو یونی ورسٹی کی طرف سے اچھی رہایش ملی ہوئی تھی۔ غالباً ایک کے پاس ملازم بھی تھا۔ ان کی تنخواہ بھی اس زمانے کے معیار کے مطابق اچھی تھی جس کا اظہار ان کے لباس٬ کھانے پینے اور رہن سہن سے ہوتا تھا۔

ہم کارکنان جماعت کی تعداد اس وقت ۳۰ سے زیادہ نہ تھی۔ ہم بے چاروں کو نہ صحیح گھر نصیب تھا٬ نہ صحیح لباس اور جوتے اور نہ مناسب بود و باش ہی تھی۔ میں اس وقت نیا نیا جماعت کے قریب آیا تھا اور ذہن میں یہ سوال آیا تو میں نے مولانا مودودیؒ کو لکھ مارا۔

میں نے سوچا کہ آپ کو اس سوال کے محرک اور اس کے پس منظر سے آگاہ کر دوں۔ جب بھی ترجمان القرآن دیکھتا ہوں تو دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کی مساعی کو قبول فرمائے اور بہتر سے بہتر انداز میں کام کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ آمین!

سلیم منصور خالد٬ گوجرانوالہ

''عروج کا راستہ'' (اکتوبر ۲۰۰۲ء) میں وحشیوں کے لیے barbarians (ص ۴۴) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یہ مناسب نہیں۔ ہمارے ہاں ''بربریت'' کے لفظ کا بھی عام استعمال ہے٬ غالباً ہم اس کے پس منظر سے واقف نہیں ہیں۔ بربر افریقہ کے وہ جنگجو قبائل تھے جنھوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام کی سربلندی اور ظلم و استعمار کے خاتمے کے لیے بڑی جواں مردی دکھائی اور اسلام کے جیشِ اول کا کردار ادا کیا۔ مغرب کو اسلام کے غلبے سے زک پہنچی تھی۔ اس نے ایک سازش کے تحت بربر قبائل کو بدنام کرنے کے لیے لفظ بربر کو ''بربریت'' کا نام دے کر ایک گالی بنا دیا٬ زبان زدِعام کر دیا اور مسلمانوں کی جرأت٬ عظمت و سربلندی کی ایک پوری تصویر کو مسخ کر کے رکھ دیا۔ ہمیں یہ لفظ استعمال نہ کرنا چاہیے۔